تقویٰ کی فضیلت

مدرس: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْصِيْهِ وَمَعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ:

((يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا وَقَبْرِيْ)) فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا)) (رواہ احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن کے لیے (قاضی یا عامل بنا کر) روانہ فرمایا (اور وہ حضورؐ کے حکم کے مطابق وہاں کے لیے روانہ ہونے لگے) تو (ان کو رخصت کرنے کے لیے) حضور ﷺ بھی ان کو کچھ نصیحتیں اور وصیتیں فرماتے ہوئے ان کے ساتھ چلے' اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تو (حضورؐ کے حکم سے) اپنی سواری پر سوار تھے' اور حضور ﷺ خود ان کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ جب آپ (ضروری نصیحتوں اور وصیتوں سے) فارغ ہو چکے' تو آپ نے فرمایا:

''اے معاذ! شاید میری زندگی کے اس سال کے بعد ہماری ملاقات نہ ہو۔ (گویا آپ ﷺ نے ان کو اشارہ فرمایا کہ یہ میری زندگی کا آخری سال ہے اور میں عنقریب اس دنیا سے دوسرے عالم کی طرف منتقل کیا جانے والا ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) اور شاید ایسا ہو کہ (جب کبھی تم یمن سے واپس آ ؤ' تو بجائے مجھ سے ملنے کے اس مدینہ میں) تم میری اس مسجد اور میری قبر پہ گزرو''۔ یہ سن کر حضرت معاذؓ (حضور ﷺ کی وفات کے تصور' اور) آپؐ کے فراق کے صدمہ سے رونے لگے' تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر کے اور مدینہ کی طرف رخ کر کے فرمایا: ''مجھ سے زیادہ قریب اور مجھ سے زیادہ تعلق رکھنے والے وہ سب بندے ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں (اور تقوے والی زندگی گزارتے ہیں) وہ جو بھی ہوں' اور جہاں کہیں بھی ہوں۔''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے منظورِ نظر صحابہ میں سے تھے۔ وہ بیعت عقبہ ثانیہ کے ۷۲ افراد میں شامل تھے۔ آپ جنگ بدر میں شریک تھے اور بعد کے اکثر غزوات میں بھی آپ نے حصہ لیا۔ قرآن و حدیث کا عمدہ فہم رکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حلال اور حرام کا علم جاننے والا سب سے بڑا عالم قرار دیا۔ آپ ﷺ ترغیب دیتے تھے کہ لوگ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید سیکھیں۔ دین کے معاملات میں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُن کے مشوروں کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تو آپؓ مشیر خاص تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا: اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوگیا ہوتا۔ ۹ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا حاکم بنا کر روانہ کیا اور نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے لیے آسانی مہیا کرنا' مشکلات پیدا نہ کرنا۔ حضرت معاذ بڑے شیریں بیان اور خوش کلام صحابی تھے۔ ان سے ۱۵۷ حدیثیں مروی ہیں۔ ''اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ'' وہ مسنون دُعا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو سکھائی کہ فرض نمازوں کے بعد پڑھا کریں۔

اس حدیث میں اُس وقت کی منظر کشی کی گئی ہے جب ۹ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف عامل بنا کر بھیجا۔ اس موقع پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تو اپنی سواری پر سوار تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیادہ پا اُن کی سواری کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ تواضع اور انکساری اسلامی اخلاق کی محبوب صفت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''بعد از خدا بزرگ توئی'' کے مقام پر فائز ہونے کے باوجود انتہائی متواضع تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے معمولی کام خود کر لیتے' صحابہ کے ساتھ سفر میں ہوتے تو دوسروں کے برابر کام کرتے۔ جنگِ احزاب کے موقع پر خندق کھودنے میں بھی صحابہ کے ساتھ کھدائی کا کام کیا۔ یہاں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کو نمایاں کرنے کی بجائے تواضع کے ضمن میں بے مثال اُسوہ پیش کر رہے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ تو سواری پر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ساتھ پیدل چل رہے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ضرور کہا ہوگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سواری پر سوار ہو جائیں اور میں پیدل چلتا ہوں مگر آپؐ نے اس بات کو قبول نہ کیا اور پیدل ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کرتے وقت اپنی رائے پر اصرار ہرگز نہ کرتے تھے بلکہ آپؐ کی رضا کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتے تھے۔ چنانچہ جب آپؐ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی سواری کے ساتھ پیدل چلنا چاہا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی اس بات کو مان لیا اور اصرار نہ کیا۔ اس میں اسلامی اخلاق کا ایک اور پہلو بھی نمایاں ہوتا ہے کہ کسی کو رخصت کرتے وقت کچھ فاصلے تک اس کے ساتھ جانے میں جانے والے کی عزت افزائی اور اکرام بھی مسنون ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ضروری پند و نصائح دے چکے تو پھر فرمایا کہ اے معاذ! شاید آج کے بعد میری تمہاری ملاقات نہ ہو۔ گویا آپؐ نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ میں عنقریب عالم آخرت کی جانب منتقل کیا جانے والا ہوں اور یہ بھی فرمایا کہ جب تم یمن سے واپس آؤ گے تو تمہاری ملاقات مجھ سے نہ ہوگی' بلکہ تم میری اس مسجد اور میری قبر سے گزرو گے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کی خبر سنا رہے تھے اس لیے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے صدمے کا احساس کر کے رونے لگے۔ اس پر لگتا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت کو دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے تھے۔ آپؐ نے اپنا چہرہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف سے پھیر کر اپنا رُخ مبارک مدینہ کی طرف کر لیا تاکہ آپؐ کے آنسو دیکھ کر حضرت معاذ مزید پریشان نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ اس خبر سے حضرت معاذ کو صدمہ پہنچا ہے' چنانچہ آپؐ نے اُن کو یہ خوشخبری بھی سنا دی کہ میری وفات کے ساتھ میرے عقیدت مندوں اور جاں نثاروں کو جو صدمہ ہوگا وہ وقتی ہوگا'

کیونکہ جب پرہیزگار لوگ حیاتِ دنیوی گزار کر عالم آخرت کی طرف مراجعت کریں گے تو ان کو وہاں میرا قرب نصیب ہو جائے گا۔ گویا آپؐ نے حضرت معاذؓ کو تسلی دی کہ اس ظاہری فراق کا غم نہ کرو' جب تمہارے دل میں خوفِ خدا اور تقویٰ ہوگا تو تم یمن میں رہتے ہوئے بھی مجھ سے دُور نہ ہو گے' بلکہ دارِ آخرت میں تو تم میرے ساتھ ہی ہو گے۔

اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ سے زیادہ قربت کا تعلق رکھنے والے وہ سب بندے ہوں گے جو اللہ سے ڈرتے ہوئے تقویٰ کی زندگی بسر کریں گے' وہ جو کوئی بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔ یعنی آخرت میں میری پائیدار صحبت کے حصول کا معیار تقویٰ ہے۔ یہ متقی لوگ چھوٹی ذات کے ہوں یا بڑی ذات کے' حاکم ہوں یا محکوم' امیر ہوں یا مفلس' خوشحال ہوں یا مفلوک الحال' عربی ہوں یا عجمی' تندرست ہوں یا معذور' کالے ہوں یا گورے' میرے ساتھ ہوں گے۔ پھر یہ متقی لوگ دنیا کے کسی خطے میں رہتے ہوں عرب میں ہوں یا عجم میں' قیامت کے دن ایسے لوگوں کو میری رفاقت نصیب ہوگی۔ حضرت معاذؓ کے ساتھ اس گفتگو میں گویا آپ ﷺ نے انتہائی جامع نصیحت فرمائی کہ دنیا میں زندگی اللہ تعالیٰ کے خوف میں گزاری جائے' ہر وہ کام کیا جائے جس کی آپ ﷺ نے تلقین کی ہے۔ فرائض دینی کو پوری استطاعت کے مطابق بجا لایا جائے اور ہر اس کام سے باز رہا جائے' جس سے آپ ﷺ نے منع کیا ہے یا پسند نہیں کیا۔ نیز حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رہے۔ یہی تقویٰ ہے اور ایسے ہی متقی لوگ اللہ کے ہاں معزز اور مکرم ہوں گے' جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ﴾ (الحجرات:۱۳) ''بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے بڑھ کر متقی ہے''۔

حضرت معاذؓ ۹ھ کو یمن گئے اور ۱۱ھ میں رسول اللہ ﷺ کی رحلت ہوگئی۔ چنانچہ جب وہ ۱۱ھ میں واپس مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی اور اس وقت آپؐ کی تدفین ہو چکی تھی۔ اب حضرت معاذ کا آپؐ کی قبر سے ہی گزر رہا' جس کی رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذؓ کو خبر دی تھی۔

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولِ عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص: 40 روپے   اشاعت عام: 25 روپے